Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ

الفضل ربوہ

فون ۴۴۹

ایڈیٹر: نسیم سیفی

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد ۷۵/۴۰ | بدھ ۔ ۲۴ ۔ ربیع الثانی ۱۴۱۱ھ، ۱۴ ۔ نبوت ۱۳۶۹ ہش، ۱۴ ۔ نومبر ۱۹۹۰ء | نمبر ۲۰۷

جماعت احمدیہ کی تیزی سے ترقی

"بہت تیزی کے ساتھ جماعت کے ہر حصے، ہر شعبے اور ہر طبقۂ زندگی میں بیداری پیدا ہو رہی ہے۔ اس کے نتیجے میں ذمہ داریاں بھی بڑھ رہی ہیں اور بعض امراء پر اور بعض صدران پر اتنا بوجھ پڑتا ہے کہ بعض دفعہ وہ پریشان ہو جاتے ہیں۔"

(ارشاد سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ
الفضل ۸ ۔ نومبر ۱۹۹۰ء)

ارشادات عالیہ سیدنا حضرت اقدس بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ

"ہر قفل کے لئے ایک کلید ہے۔ بات کے لئے بھی ایک چابی ہے۔ وہ مناسب طرز ہے۔ جس طرح دواؤں کی نسبت میں نے ابھی کہا ہے کہ کوئی کسی کے لئے مفید اور کوئی کسی کے لئے مفید ہے۔ ایسے ہی ہر ایک بات ایک خاص پیرائے میں خاص شخص کے لئے مفید ہو سکتی ہے۔ یہ نہیں کہ سب سے یکساں بات کی جائے۔ بیان کرنے والے کو چاہیئے کہ کسی کے بُرا کہنے کو بُرا نہ منائے بلکہ اپنا کام کئے جائے اور تھکے نہیں۔ امراء کا مزاج بہت نازک ہوتا ہے اور وہ دنیا سے غافل بھی ہوتے ہیں۔ بہت باتیں سُن بھی نہیں سکتے۔ انہیں کسی موقعہ پر کسی پیرائے میں نہایت نرمی سے نصیحت کرنا چاہیئے۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۱۹-۱۲۰)

"جب انسان مکر کرتا ہے تو اس کے ساتھ خدا تعالیٰ بھی مکر کرتا ہے۔ مکر کا مقابلہ مکر کرے جب ہی بات بنتی ہے۔ نادان مکر کے لفظ پر اعتراض کرتے ہیں۔ یہ زبان کی ناواقفیت کی وجہ سے ہے اس میں کوئی بُری بات نہیں۔ مکر اس باریک تدبیر کو کہتے ہیں جو خبیث آدمی کے دفع کے لئے کی جائے۔ اسی لئے خدا تعالیٰ نے اپنا نام (بہترین تدبیر کرنے والا) رکھا۔"

(ملفوظات جلد دہم صفحہ ۱۲۲)

معلّمین صف دوم کی کلاس

دفتر وقف جدید کے تحت حسب سابق ۱۵۔ جنوری ۹۱ء سے سہ ماہی تربیتی کلاس برائے معلمین صف دوم منعقد کی جا رہی ہے۔ اس تحریک کی اولین مخاطب ایسی جماعتیں ہیں جو تربیت کی زیادہ محتاج ہیں وہ اپنے ایک ایک دو دو نمائندے ضرور اس کلاس کے لئے بھجوائیں تاکہ تربیت حاصل کرنے کے بعد اپنی جماعتوں کی تعلیم و تربیت کر سکیں۔

اس کلاس میں شامل ہونے والوں کے لئے عمر اور تعلیم کا کوئی خاص معیار نہیں۔ البتہ صحت اچھی ہو۔ قرآن مجید ناظرہ اور اُردو لکھنا پڑھنا اچھی طرح آتا ہو اور تعلیم و تربیت کا خاص شوق اور جذبہ ہو۔

کلاس میں شامل ہونے والے طلباء کی درخواستیں ۳۱۔ دسمبر ۹۰ء تک مع کوائف۔ نام۔ ولدیت۔ تاریخ بیعت۔ عمر۔ تعلیم وغیرہ مقامی جماعت کے صدر صاحب کی تصدیق کے ساتھ دفتر وقف جدید میں پہنچ جانی چاہئیں۔ دوران تعلیم قیام، طعام کا انتظام دفتر کے ذمہ ہوگا۔ البتہ بستر اور قرآن مجید اپنے ہمراہ لا دیں۔

ناظم ارشاد وقف جدید

دفتر سے خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

"اسی طرح تنظیم کا اعلیٰ ہونا بھی ایک اہم FACTOR ہے جو اس سلسلہ میں ایک اہم کردار ادا کرتا ہے پس اگر تنظیمی لحاظ سے، محنت کے لحاظ سے اور رسل و رسائل کے لحاظ سے اس نظام کو بہتر بنایا جائے تو آج ہمارے بجٹ میں مالی قربانی کرنے والے جتنے لوگ شامل ہیں اگر وہ اپنی قربانی کے معیار میں ایک رتی بھی اضافہ نہ کریں تب بھی جماعت کا بجٹ خدا کے فضل سے کئی گُنا زیادہ بڑھ سکتا ہے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ ۴۔ جولائی ۱۹۸۶ء)

نظام کی کامیابی کیلئے کارکنان کا محنتی ہونا ضروری ہے

اقتباس از خطبہ جمعہ فرمودہ سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز

"مجھے یاد ہے ایک دفعہ میں انصار اللہ کے دورے پر کراچی گیا۔ اب کراچی کی جماعت تو ۔۔۔ بڑی منظم ہے اور خدا کے فضل سے سائنٹیفک بنیادوں پر یعنی سائنسی طریق پر کام کرنے والی جماعت ہے۔ اسی لئے ان کی تجنید کا معیار بھی اسی لحاظ سے بہت اونچا ہے میں نے جب انصار اللہ کی تجنید کی تعداد دیکھی تو میں نے کہا یہ تو پوری تعداد ہے ہی نہیں، آپ کے بہت سے انصار ہیں جو آپ کی نظر سے اوجھل پڑے ہوئے ہیں آپ نے ان کو شمار ہی نہیں کیا انہوں نے کہا جی یہ کیسے ہو سکتا ہے آپ کو کیا پتہ ہم یہاں کام کرتے ہیں کراچی میں تو کوئی گوشہ ایسا نہیں ہے جو کارکنوں کی آنکھ سے اوجھل رہ جائے سب گنتی میں پورے کے پورے ہیں بتائیں کس طرح کوئی الگ رہ سکتا ہے۔ میں نے کہا آپ کی بات بھی درست ہوگی مگر میری بھی درست ہی ہے۔ آپ کوشش کریں محنت کر کے دیکھیں تو آپ کو مزید آدمی مل جائیں گے۔ چنانچہ ایک حلقے کے متعلق ان کی جو پہلی رپورٹ تھی اس کے مطابق انصار کی تعداد ۴۲ تھی لیکن جب دوبارہ کوشش کی گئی تو یہ تعداد بڑھ کر ۶۲ تک پہنچ گئی۔ یعنی کم و بیش پچاس فیصدی آدمی نظروں سے اوجھل تھے حالانکہ وہ یہ کہہ رہے تھے کہ یہاں کوئی ایک بھی گوشہ ایسا نہیں ہے جو نظر سے اوجھل رہ گیا ہو لیکن بعد میں جو رپورٹیں آئیں اُن میں تو بعض جگہ سو فیصدی اضافہ ہوا بعض جگہ بہت کم بھی ہوا لیکن اس سے ثابت ہو گیا کہ بعض گوشے کارکنوں کی نظر سے پوشیدہ رہ جاتے ہیں۔

پس اموال کی قربانی کے نظام میں میں نے بڑا تفصیلی تجربہ کر کے دیکھا ہے کہ جہاں تک کارکنوں کی محنت کا تعلق ہے اس کا اس نظام کی کامیابی سے ایک بڑا گہرا واسطہ ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ | پبلشر: آغا سیف اللہ، پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع: ضیاء الاسلام پریس۔ ربوہ
مقام اشاعت: دارالنصر غربی۔ ربوہ | قیمت ایک روپیہ پچاس پیسے

۱۴، نبوت ۱۳۶۹ ہش ۔ ۱۴، نومبر ۱۹۹۰ء

الفضل کی اشاعت

دنیا بھر کے بڑے بڑے اخبارات اپنی اشاعت پر فخر کرتے ہیں، اور وہ ہمیشہ اپنی اشاعت کی توسیع میں کوشاں رہتے ہیں۔ زیادہ اشاعت کا مطلب یہ ہوتا ہے کہ ان کا اخبار زیادہ ہاتھوں میں جاتا ہے اور وہ اس لئے کہ جو کچھ وہ لکھتے ہیں وہ لوگوں کے خیالات کی عکاسی ہوتی ہے۔ یا وہ ایسی نئی نئی باتیں پیش کرتے ہیں جن کو لوگ اپنے تحت الشعور میں محسوس تو کرتے ہیں لیکن عام طور پر سننے میں نہیں آتیں۔ اس کے علاوہ اشاعت پر فخر کی ایک وجہ یہ بھی ہوتی ہے کہ اس سے انکی جیب بھرتی ہے۔ اشتہارات زیادہ ملتے ہیں اور اشتہارات کی اُجرت بھی بڑھ جاتی ہے اور آجکل جبکہ عام طور پر اخبارات کمرشل ہی ہوگئے ہیں اس بات کی طرف توجہ بڑھ گئی ہے۔ زیادہ اشتہارات ملنے چاہئیں۔ زیادہ رقم حاصل ہونی چاہیئے۔ اور اس طرح زیادہ تعداد میں پرچہ چھپنا چاہیئے۔

الفضل بالکل مختلف قسم کا اخبار ہے۔ اشتہار تو ہم بھی شائع کرتے ہیں لیکن کم کم۔ ہماری اشاعت کی غرض یہ ہے کہ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے ارشادات۔ حضرت امام جماعت ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبات۔ دیگر آئمہ جماعت کی تحریرات قارئین کے سامنے آئیں اور ہم سب کی۔ چھوٹے بڑے مرد عورت۔ سب کی تربیت کا باعث بنیں۔ حقیقت یہ ہے ہم جب بھی اس بات کا ذکر کرتے ہیں کہ الفضل تمام احمدی گھروں میں پہنچنا چاہیئے ہماری صرف اور صرف یہی غرض ہوتی ہے کہ وہ روح پرور باتیں جو ہمیں حضرت بانی سلسلہ اور آئمہ جماعت سے ملتی ہیں وہ ہمارا اوڑھنا بچھونا بن جائیں۔ ہم ہر قدم پہ بہتر سے بہتر ہوتے چلے جائیں۔

پس ہم الفضل کے ہر خریدار سے گذارش کریں گے کہ وہ کوشش کریں اور ہم سے تعاون فرماتے ہوئے الفضل کی روحانی نہر کو ہر جگہ پہنچایا جائے۔ دوستوں کو خریداری کی طرف توجہ دلائیں۔ چونکہ توسیع اشاعت کے لئے اشتہارات بھی ممد و معاون ثابت ہوتے ہیں اس لئے مشتہرین بھی اس نظریہ کے پیش نظر کہ پرچہ زیادہ چھپے اور زیادہ ہاتھوں میں جائے، اشتہار دیں۔

اللہ تعالیٰ ہم سب کو توفیق دے کہ ہم الفضل کی صحیح غرض و غائت کو پورا کر سکیں۔

قدم قدم سے ملا کے دیکھو
وطن کی گاڑی چلا کے دیکھو
یہ راز ہے کامرانیوں کا
تم اس سے پردہ اٹھا کے دیکھو

ابوالاقبال

بن کر بات بگڑ جائے تو پھر اُس کو سلجھائے کون
دستک دے کر لوٹنے والے تو جو نہیں تو آئے کون

گلشن گلشن گھوم کے دیکھا تیری ہی بُو باس ملی
جس کے دل میں تُو نہ بسا ہو اُس کا دل مہکائے کون

توڑ کے ریزہ ریزہ کر دی مَیں نے اپنی جھوٹی دنیا
اَب بے در، بے گھر بیٹھا ہوں دنیا پھر سے بسائے کون

چاند سا چہرہ پھول سی رنگت کاہکشاں کا اُجلا پن
تجھ سے پیار تو مجبوری ہے تجھ کو چھوڑ کے جائے کون

لوگ پُرانی رسمیں بھُولے پتھر چھوڑ کے پھول اپنائے
دیوانوں کا وقت گیا اب دیوانہ کہلائے کون

مَیں جن جن راہوں سے گذرا مَیں نے جو چہرے دیکھے
کاش وہ سب میرے ہو جائیں لیکن واپس لائے کون

اپنے آپ میں گم لوگوں سے داد نسیم نہیں پاؤ گے
یہ تو خود سقراط بنے ہیں تم کو زہر پلائے کون

نسیم سیفی

صدقات تقدیر کو بدل دیتے ہیں

فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کیلئے دعا کی تحریک

اللہ تعالیٰ کی راہ میں دیئے گئے صدقات غریبوں اور ضرورت مندوں کے لئے خرچ ہوتے ہیں۔ یہ صدقات اللہ تعالیٰ کے رحم اور فضل کو جذب کرتے ہیں اور کسی آنے والی مصیبت کو ٹال دیتے ہیں
فضل عمر ہسپتال کے نادار مریضوں کے لئے اپنے صدقات ارسال فرما کر ثواب دارین حاصل کریں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال۔ ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

مولانا کرم الٰہی ظفر / میاں محمد ابراہیم

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب

مکرم مولانا کرم الٰہی ظفر صاحب لکھتے ہیں:۔

مکرم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب ایک نہایت ہی پاک اور بابرکت وجود تھے جو ہم سے جدا ہو کر اپنے معبودِ حقیقی سے جا ملے (ہم سب اللہ تعالیٰ کے ہی ہیں اور ہم سب نے اس کی طرف ہی لوٹ کر جانا ہے) خدا تعالیٰ انہیں اپنے قرب میں جگہ دے اور ہم پسماندگان کو صبرِ جمیل عطا فرمائے۔ خاندان بانی سلسلہ احمدیہ کی مبشر اولاد میں سے تھے۔ قدرت ثانیہ کے دوسرے مظہر (خدا تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے) نے ان کی پیدائش سے قبل رؤیا میں دیکھا کہ منارہ ..... کی چوٹی اڑ کر آپ کے صحن میں آ گئی اور جب آپ علاج کے لئے یورپ تشریف لے گئے تھے زیورچ میں رؤیا میں دیکھا کہ ایک روشنی کا منار چکر لگا رہا ہے۔ آپ نے دیکھا کہ منار کی روشنی سے صاحبزادہ حضرت مرزا ناصر احمد صاحب (خدا تعالیٰ آپ کی روح پر رحمتیں نازل فرمائے) پر پڑی۔ پھر صاحبزادہ میاں منور احمد صاحب (اللہ آپ سے راضی ہو) پر پڑی اور حضرت چوہدری ظفر اللہ خان صاحب بھی کھڑے تھے۔ حضور کے دل میں خواہش پیدا ہوئی کہ روشنی حضرت چوہدری صاحب پر بھی پڑے تو ان کے اوپر بھی پڑ گئی۔

آپ کی طبیعت میں بے حد حلیمی پائی جاتی تھی۔ گہری توجہ سے عبادت بجا لاتے تھے نماز لمبی پڑھا کرتے تھے۔ سادہ طبیعت تھے۔

محترم میاں صاحب اپنے داماد مکرم ڈاکٹر حامد اللہ صاحب کے ساتھ سپین تشریف لائے میڈرڈ سے قرطبہ اور غرناطہ جاتے ہوئے اس عاجز کو بھی ساتھ جانے کا ارشاد ہوا۔ اور یہ ہمارے لئے بے حد شرف کا موجب تھا۔ یہ عاجز اگلی سیٹ پر بیٹھا۔ جب بھی حضرت میاں صاحب کچھ پوچھنا چاہا تو معلوم ہوا کہ نماز یا نفل ادا کر رہے ہیں۔ بیت بشارت کی زمین خریدی جا چکی تھی۔ خاندان حضرت اقدس کے پہلے فرد تھے جنہوں نے بمعہ فیملی اس زمین کو برکت دی۔ ان کے ساتھ اس عاجز کو رقت بھری دعا کا موقعہ میسر آیا۔ ان کی رفاقت میں روح خشوع خضوع سے پگھل گئی۔ سیدنا حضرت امام (الثالث) (اللہ تعالیٰ آپ پر رحمتیں نازل فرمائے) نے مکرم صاحبزادہ صاحب اور خاکسار کا فوٹو جبکہ ہم بیت بشارت کی زمین پر کھڑے تھے اخبار الفضل میں شائع فرمایا۔

بہت ہی دعا گو تھے۔ اکثر ہم عاجز لوگوں کو خطوط لکھتے رہتے تھے کہ وہ اپنی دعاؤں میں اکثر یاد رکھتے ہیں۔ میڈرڈ میں ہمارے چھوٹے سے مکان میں رہنا بڑی خوشی سے قبول فرمایا۔ ہمارے لئے ان کا قیام عید کی سی خوشی تھی۔ حضرت میاں صاحب میں ایک خصوصی بات جو عاجز نے نوٹ کی وہ یہ تھی کہ آپ آئمہ کرام کا انتہائی احترام کرتے تھے۔ اور ان کے بلند روحانی مقام کو کما حقہ سمجھتے تھے۔ عاجز ایک دفعہ حضرت امام (الثالث) (اللہ آپ پر بے شمار رحمتیں نازل فرمائے) کے ساتھ آپ کے کمرہ میں بیٹھا تھا۔ مکرم میاں صاحب تشریف لائے بڑی متانت اور عاجزانہ رنگ میں سلام کیا اور آہستگی کے ساتھ حضور کی اجازت کے بعد کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی (اللہ آپ سے راضی ہو) سے بھی یہی طریق تھا۔ اول محبت الٰہی۔ دوم محبت امام وقت۔ ان کی زندگی کا امتیاز تھا۔ حضور انور امام (الرابع) اللہ تعالیٰ آپ کی ہر لحظہ تائید و نصرت فرمائے) سے بھی آپ کو والہانہ محبت عقیدت اور وابستگی تھی۔ جب سپین تشریف لائے تو معلوم کیا کہ حضرت امام (الثالث) خدا تعالیٰ ان پر رحمتیں برسائے۔ کہاں کہاں گئے تھے یا ٹھہرے تھے۔ آپ بھی انہیں جگہوں پر گئے۔ میڈرڈ سے قرطبہ جاتے ہوئے ایک ہوٹل PERDIZ ہے۔ وہاں بھی ٹھہرے کیونکہ حضور امام (الثالث) خدا تعالیٰ ان کی روح پر رحمتیں نازل فرمائے وہاں ٹھہرے تھے۔ اسی طرح محل الحمراء میں گائڈ کے بتانے پر جہاں حضور حضرت مرزا ناصر احمد اور بیگم صاحبہ حضور نواب منصورہ بیگم صاحبہ بیٹھے تھے کہ اگر کمرہ میں گھٹن ہو جائے تو اس کھڑکی میں بیٹھ کر تازہ ہوا سے طبیعت ٹھیک ہو جاتی ہے۔ ان کی نقل کے طور پر حضرت میاں صاحب اور بیگم صاحبہ اور ڈاکٹر حامد اللہ صاحب اور بی بی بھی بیٹھیں۔

جب خاکسار ۱۹۷۹ء میں اپنی اہلیہ محترمہ اور چھوٹی بیٹی عزیزہ امۃ الکریم مبارکہ کے ساتھ ربوہ جلسہ سالانہ میں شرکت کے لئے گیا تو حضرت میاں صاحب نے فرمایا کھانا آپ لوگوں نے ربوہ قیام کے عرصہ میں ہمارے گھر سے کھانا ہے۔

میڈیکل ڈاکٹر ہونے کی وجہ سے خدا تعالیٰ نے بے شمار مریضوں کے علاج کی توفیق دیکر خدمتِ خلق کا پورا حق ادا کرنے کی توفیق دی۔ اسی طرح جن دنوں مجلس خدام الاحمدیہ کی صدارت کا عہدہ سیدنا حضرت فضل عمر کے پاس تھا۔ عرصہ پانچ سال تک آپ نائب صدر کے طور پر خدمات بجا لاتے رہے۔ از راہ احسان آپ عاجز کے ساتھ خط و کتابت کا سلسلہ ہمیشہ جاری رکھا۔ چنانچہ وفات سے کچھ دن پہلے آپ کا محبت نامہ ملا۔ ایک مبارک۔ نادر اور خدا رسیدہ پاک اور نہایت ہی پیارا وجود ہم سے جدا ہو گیا۔ خدا تعالیٰ اعزیق رحمت فرمائے اور آپ کی روح پر اپنی رحمتوں کی بارش نازل فرماتا رہے اور ان کی اولاد کا ہر طرح حافظ و ناصر ہو اور حضرت میاں صاحب کی خوبیوں اور نیکیوں کا وارث بنائے۔ خدا تعالیٰ اپنی رحمت اور کرم سے اس خلا کو پورا فرمائے۔ اور ہمیں ان کے نقشِ قدم پر چلنے کی توفیق دے۔

حضرت میاں صاحب کی وفات سے کچھ عرصہ قبل عاجز نے رؤیا میں دیکھا کہ حضرت میاں صاحب تشریف لائے ہیں۔ حضرت نواب عبداللہ خان صاحب (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) آپ کے ساتھ ہیں۔ ہر دو صاف ستھرا نفیس سفید لباس پہنے ہوتے ہیں۔ اور خوش و خرم ہیں۔

مکرم میاں محمد ابراہیم صاحب تحریر فرماتے ہیں:۔

میں جب تعلیم الاسلام ہائی سکول قادیان میں بطور مدرس آیا تو اس وقت ہمارے یہ معصوم، خاموش طبع۔ اور منکسر المزاج میاں ساتویں جماعت میں پڑھتے تھے۔ پہلے ہی دن کی ملاقات میں میں ان کے اخلاق اور عادات سے بے حد متاثر ہوا۔ ان دنوں وہ پرندوں کے شکار کے شوقین تھے ہاتھ میں چھوٹی سی بندوق لے کر گرد و نواح میں شکار پر جایا کرتے تھے۔ صاف ستھرا لباس پہنتے۔ اور اپنی پڑھائی میں منہمک رہتے۔ نویں۔ دسویں میں آئے۔ تو تعلیمی صلاحیتیں زیادہ اجاگر ہو کر سامنے آئیں اور میٹرک میں اعلیٰ نمبروں پر کامیاب ہوئے۔ اسی سال ایف ایس سی میں داخل ہوئے۔ اور کالج کا کورس مکمل کر کے ڈاکٹر بن گئے۔ فضل عمر ہسپتال سے وابستگی اختیار کر کے اسے خدمت خلق کا ایک منفرد اور مفید ادارہ بنا دیا۔ اور آپ اس کی خدمت۔ اور اس کو ترقی دینے کے مقدس فرض کو ادا کرنے میں تقریباً چالیس سال تک منہمک رہے۔ اور اس لحاظ سے فضل عمر ہسپتال ان کی قابل قدر یادگار ہے۔ ہسپتال کی عمارت۔ ڈاکٹرز اور ساز و سامان سب آپ ہی کی کاوشوں کا نتیجہ ہیں۔ یہ ادارہ ایک طرح کا ان کے لئے صدقہ جاریہ ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی بے لوث خدمات کو قبولیت سے نوازتا رہے۔

ایک اور صفت جو میں نے محترم میاں صاحب میں دیکھی۔ اور اس کا مشاہدہ بھی کیا۔ وہ آپ کی بحیثیت ڈاکٹر۔ مرض کی صحیح تشخیص کرنا تھا۔ پھر ان کی دعاؤں کے شغف کے طفیل اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ میں شفا بھی رکھی ہوئی تھی۔ جب چیف میڈیکل آفیسر تھے۔ تو اپنے منصب اور ذمہ داری کی وجہ سے بہت ہی کم "آؤٹ ڈور" مریضوں کو گھر جا کر دیکھ سکتے تھے۔ لیکن پھر بھی جہاں پہنچنا ہوتا تھا۔ بلا معاوضہ محض مروت اور اخلاص کے تعلقات پورا کرنے کے لئے تشریف لے جایا کرتے تھے۔ میرے تو خیر شاگرد تھے۔ اور اس تعلق کا برملا اظہار فرماتے۔ اور اس کے تقاضوں کو۔ میرے لئے شرمندگی کی حد تک پورا کرتے تھے۔ ایک دفعہ میں پیچش سے مایوس کن حد تک بیمار ہوا۔ تو محترم میاں منور احمد صاحب بے مثال اخلاص محبت اور توجہ سے کئی روز تک غریب خانہ پر تشریف لا کر علاج کرتے رہے۔ نیز اپنے اس پرانے استاد کو ہمیشہ عقیدت اور محبت کا مورد بنایا۔ حضرت بانی سلسلہ کے خاندان میں استاد کا غیر معمولی احترام کیا جاتا ہے۔ اسی صفت سے آپ خاص طور پر متصف تھے۔

میں واشنگٹن مشن میں مقیم تھا کہ وہاں تشریف لائے۔ جماعت نے ایڈریس پیش کیا۔ وہاں ساری کارروائی انگریزی میں ہوتی تھی۔ میں بھی وہاں موجود تھا۔ بلکہ یہ تقریب میری ہی صدارت میں منعقد ہوئی۔ سپاسنامہ کا جواب دینے کے لئے کھڑے ہوئے تو فرمایا "میں انگریزی کی بجائے اردو میں تقریر کروں گا (حالانکہ انگریزی خاصی اچھی اور بے تکلف بول لیتے تھے) کیونکہ میرے انگریزی کے استاد یہاں موجود ہیں۔ اور شاید میں ان کے معیار پر پورا نہ اتر سکوں"۔

حضرت میاں منور احمد صاحب کے اخلاق۔ عبادات میں شغف اور دعاؤں کا التزام ان کی ایسی خوبیاں تھیں جن کو افراد جماعت کے علاوہ ان کی نیک اور صالح اولاد۔ جو یقیناً ان کی دعاؤں کا ثمرہ ہے۔ اپنا کر

باقی صفحہ ۶ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محمد اشرف کاہلوں

مطالعہ الفاظ

یہ ایک حقیقت ہے کہ حروف، صوت کی نمائندگی کرتا ہے تو لفظ احساسات، جذبات اور تصورات و تجربات کی نمائندگی کرتا ہے۔ لفظ ہی کسی زبان کا بیش قیمت سرمایہ و اثاثہ اور مول ہوتے ہیں۔ الفاظ پر بھی انسانوں کی مانند جوانی، بڑھاپے اور موت کا عمل کارفرما ہوتا ہے۔ لفظ پیدا ہوتے ہیں۔ جواں ہوتے ہیں سٹھیاتے ہیں اور مرجاتے ہیں۔ لفظ کا زبان میں رائج ہونا، جوانی ہے۔ کم استعمال بڑھاپا ہے اور متروک ہو جانا موت ہے۔ بیشتر ایسے الفاظ ہیں۔ جو اپنے دامن میں اپنا شجرۂ حسب نسب پوشیدہ رکھتے ہیں انقلاباتِ زمانہ اور قوم کے سانحوں کی تواریخ کے امین ہیں۔ ایک قوم کی معاشرتی، سیاسی معاشی اور اخلاقی و روحانی ترقی یا زوال کی داستان اپنے میں سموئے ہوئے ہیں۔ الفاظ کون بناتا ہے؟ دیکھا جائے تو اہل علم اور فضلاء اصطلاحیں وضع کرتے ہیں۔ ادباء محاورات بناتے ہیں۔ شعراء کرام صنائع و بدائع کی تخلیق و پیدائش کا سبب ہوتے ہیں۔ جبکہ عام الفاظ عام لوگ بناتے ہیں۔ اہل حرفت میں الفاظ کے استعمال کا سلیقہ اور تخلیقِ لفظ کی قابلیت و صلاحیت حیرت انگیز ہے۔ پیشے میں ضرورت کے مطابق الفاظ پیدا کئے ہیں۔ مثلاً نلائی، گوڈائی، کھرپا، بسولی اور درانتی وغیرہ الفاظ ادیبوں، شاعروں اور واعظوں نے نہیں بنائے۔

افلاطون اور ارسطو کا قول ہے کہ "عام لوگ زبان کے معاملے میں بادشاہ ہیں"، عورتیں بھی کسی زبان میں روزمرہ کی تازگی اور محاورے کی شگفتگی قائم رکھتی ہیں۔ ان کی بدولت، ہی زبان و بیان میں جدت و اختراع پیدا ہوتی رہتی ہے۔ اس لئے کہ یہ کسی زبان کی صحت اور تازگی کا امین ہیں۔ کیونکہ زبان اور لسانی اختراع میں عام لوگوں کو ترجیح و فوقیت دی جاتی ہے۔ کیونکہ اُن کی مُعلّم ان کی ماں ہوتی ہے کتاب نہیں ہوتی۔

الفاظ سفر بھی کرتے ہیں۔ ایک زبان سے دوسری زبان میں ان کی آمدورفت ہوتی رہتی ہے۔ لہجہ ان کے حروف میں کمی و بیشی کرتا ہے۔ الفاظ کا یہ سفری ارتقاء دلچسپ مطالعہ کا رنگ و زاویہ رکھتا ہے۔ مثلاً روئی کات کر یا اُون کات کر اس سے کپڑا بنانے کے عمل کو عربی میں قطن کہا گیا۔ ہند میں آیا تو کتن بنا اور یورپ گیا تو یہ لفظ "کاٹن" بن گیا۔ اس لئے لفظیت اور معنویت کا مطالعہ اور تحقیق ایک دلچسپ چیز ہے اور اس کے علاوہ لسانیات کی جان بھی ہے۔

اس حوالہ سے خاکسار نے "لغات النساء" مرتب سید احمد دہلوی شائع کردہ مقبول اکیڈمی لاہور کی مدد سے قارئین کی دلچسپی کو ملحوظ رکھتے ہوئے الفاظ و محاورات اور ضرب الامثال کا انتخاب کیا ہے۔ جو اضافۂ معلومات کا موجب بنیں گے اور ایک نئے سلسلۂ گفتگو کا پیش خیمہ ہوں گے۔

الفاظ قوموں کے کلچر، رسوم و عادات اور مزاج کے آئینہ دار ہوتے ہیں۔ ترقی و تنزل کے عکاس ہوتے ہیں اور معاشرتی و سیاسی اور اخلاقی رویوں کے مظہر ہوتے ہیں۔ اس لئے الفاظ کسی قوم کی اقدار کے علمبردار بھی ہوتے ہیں۔ ماضی کا عکس بھی دکھاتے ہیں۔ اسی چیز کا مطالعہ آپ ان مشکل الفاظ میں کریں گے۔

(۱) اُش اُش کرنا۔ یہ عربی کے لفظ "اشاش" کی بگڑی ہوئی شکل ہے "اشاش" کے معنیٰ ہیں "خوشی منانا" اش اش کرنا۔ تحسین و آفرین کرنا۔ واہ واہ کرنا ہے۔ تغیر زمانہ سے یا کسی اہل زبان سے اس لفظ کا حلیہ یہاں تک بگڑا ہے کہ عین سے "عش عش" لکھنا شروع کر دیا اور ذہنی اختراع سے "عیش" اس کا ماخذ بھی قرار دے لیا۔ حالانکہ اس عشعش کے معنیٰ "گھونسلے" کے ہیں۔

(۲) آگے۔ یہ لفظ روبرو، استقبال اور قریب کے معنیٰ دیتا ہے۔ شروع میں یہ "آگو" مستعمل ہوتا تھا۔ "میں نے آگو ہی کہا تھا" وغیرہ

(۳) آلا دے نوالہ۔ اس کا پس منظر یوں ہے کہ ایک بادشاہ نے ایک فقیر کی خوبصورت لڑکی سے شادی رچالی تھی۔ لڑکی کو بھیک مانگنے کا چسکا پڑا ہوا تھا۔ محل میں رہتے ہوئے اس نے یہ ترکیب نکالی کہ الگ کوٹھری میں جا کر ایک طاق میں روٹی رکھتی اور کہتی کہ "آلا دے نوالہ"۔ مراد اس سے یہ ہے کہ کوئی شخص اعلیٰ مقام کو پہنچ کر جب کمینہ پن دکھاتا ہے تو اس موقعہ پر یہ مثل بولتے ہیں۔

(۴) آمین اللہ۔ خدا امن میں رکھے۔
"کوسا اس دُشمن جان نے جو مجھے
دوست کہنے لگے آمین اللہ" (ظفر)

(۵) آنکھوں کو تلوؤں سے مَلنا۔ حسرت نکالنا۔ کہتے ہیں کسی زمانہ میں یہ ایک قسم کی سزا تھی کہ جب کوئی رانی، مہارانی کسی مرد سے ناراض ہوتی تھی تو جب تک وہ اس کی آنکھیں منگوا کر اپنے تلوؤں سے نہیں مل لیتی تھی۔ وہ غضب ناک بنی رہتی تھی۔ اب یہ (عورتوں کا محاورہ ہے)

(۶) آئینتی۔ پائینتی۔ (سرہانہ۔ پائنتی) سرہانے سے "آنا رکھ کر آئینتی"، اور "پینتانہ" میں سے پائینتی بنا لیا ہوا ہے۔

(۷) بتاشہ۔ یہ صحیح لفظ "بتاسہ" ہے۔ پنجابی زبان میں "پتاسہ" بن گیا ہے۔

(۸) برخوردار۔ تین کلموں سے یہ مرکب ہے۔ کہ بمعنی "لے جا" (نیکی) خور بمعنی "کھا جا" (نعمت دنیا) دار بمعنی "رکھ جا" (میراث)۔ یہ لفظ اقبال بند فیروزمند اور بیٹے کے معنوں میں مستعمل ہے۔

(۹) بندر کا گھاؤ۔ جو زخم کبھی اچھا نہیں ہوتا یا جو مصیبت کبھی نہیں ٹلتی اس کی نسبت بولتے ہیں یا بیوقوف اپنی مصیبت خود بڑھاتا رہتا ہے۔ کہتے ہیں کہ بندر اپنے زخم کو نوچ نوچ کر اس قدر بڑھا لیتا ہے کہ وہ کبھی اچھا نہیں ہونے پاتا۔ اس وجہ سے یہ ایسے موقعہ پر بولتے ہیں جو اوپر بیان کیا گیا ہے۔

(۱۰) بیڑا اٹھانا۔ راجپوتوں میں یہ رسم تھی کہ کٹھن اور دشوار کام یا مہم پیش آتی تو سب سردار بصورتِ حلقہ جمع ہوتے۔ درمیان میں پان کا ایک بیڑا رکھتے۔ اس در پیش مہم کی دقتیں بتائی جاتیں اور رضاکارانہ اسے سرانجام دینے والے کو دعوت دی جاتی۔ جو ذمہ داری کو قبول کرتا وہ اس بیڑا کو اٹھا لیتا۔ اس سے بیڑا اٹھانا کے معنی کسی مشکل کام کے سرانجام دینے کی ذمہ داری لینا قرار پائے۔

(۱۱) پانی پی پی کر کوسنا۔ ہر وقت کوسنا۔ اس کی وجہ تسمیہ یہ ہے کہ جب کوستے کوستے حلق خشک ہو گیا۔ جب ہی پانی پی لیا۔ اور پھر کوسنے لگے ایک طبقہ کے نزدیک یہ ہے کہ اگر آدمی نہار منہ باسی پانی پی کر کوسے تو بددعا نہایت اثر کرتی ہے۔

(۱۲) تارے دکھانا۔ یہ محاورہ بھی ایک معاشرتی رسم پس منظر میں رکھتا ہے۔ مسلمان عورتوں میں ایک زمانہ میں دستور رہا ہے۔ کہ چھٹی [illegible] کو دالان کے آگے چوکی بچھاتیں۔ زچہ اور بچے کو بناؤ سنگھار کراتیں۔ سمو سردار کار چولی پٹی دونوں کے سر سے باندھتیں اور باہر چوکی پر کھڑا کرتے لاتی تھیں۔ زچہ بچے کو گود میں لے کر ننگی تلواریں لئے عورتوں کے ساتھ باہر لاتیں۔ دائی آٹے کی چومک اٹھائے آگے چلتی زچہ بچے کو گود میں لے کر قرآن شریف کو سر پر رکھ کر آسمان کی طرف دیکھتی اور چوکی پر کھڑے ہو کر سات ستارے گنتی۔ اس وقت تلواروں والی عورتیں تلواروں کی نوکیں ملا کر زچہ کے سر پر قوس بناتیں۔ تاکہ اوپرے جنّ یا پری کا گزر نہ ہو۔ ایک طرف یہ منظر ہوتا تو دوسری طرف لڑکے کا باوا تیر کمان لے کر زچہ کے پلنگ پر کھڑا ہو کر بسم اللہ پڑھ کر چھت میں تیر لگا کر فرضی مرگ مارتا۔ چنانچہ اس رسم کا نام ہی "مرگ مارنا" پڑ گیا۔ زچہ تارے دیکھ کر پلنگ پر براجمان ہوتی۔ آگے دستر خوان بچھایا جاتا اور چوکی میز کی طرح لگا دی جاتی۔ اُس پر پکی ہوئی سات ترکاریاں اور مختلف النوع قسم کے کھانے رکھے جاتے۔ اب زچہ سات سہاگنوں کے ساتھ مل کر اس میں سے ذرا ذرا سا چکھ لیتی۔ اسے چوبہ چکھانا کہتے ہیں۔ مبارک سلامت کی آوازیں گونج اُٹھتیں۔ اس کے بعد زچہ کے آگے تورے اور چومک میں [illegible] ڈال کر دائی کو دیئے جاتے۔

مضمون نگار حضرات سے

تمام دوست جو ہمیں اشاعت کے لئے مضامین بھیجتے ہیں ہم ان کے شکر گزار ہیں۔ بعض مضامین بعض وجوہات کی بناء پر نہیں بھی چھپ سکتے لیکن کوئی ایسی بات نہیں۔ آپ نے کوشش کی اور الفضل سے دلی رابطہ کا ثبوت دیا۔ اللہ تعالےٰ آپ کو جزائے خیر دے۔

اگر آپ مضمون ورق کے صرف ایک طرف لکھیں اور حاشیہ چھوڑ کر لکھیں اور سب سے بڑھ کر یہ کہ خوشخط لکھیں تو ہم آپ کے ممنون ہونگے۔ جس مضمون کی طرز تحریر کے پڑھنے میں دقت پیش آئے اس کے چھپنے میں بھی مشکلات کا سامنا ہوتا ہے۔ اور بعض اوقات ایسا مضمون اشاعت پذیر ہونے سے رہ بھی جاتا ہے۔

(ادارہ)

بچے سکول سے واپس گھر آئیں تو ان کا نہائت پیار سے استقبال کیجئے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ڈاکٹر ایس اے اختر

ریڈرز ڈائجسٹ کی طرف سے معذرت

讀者文摘

مکرم ڈاکٹر ایس اے اختر صاحب ڈیرہ غازیخان سے لکھتے ہیں:۔

اس سے پہلے بھی آپ کو ایک خط ارسال کیا تھا۔ جس میں مَیں نے مارچ کے ریڈرز ڈائجسٹ میں احمدیہ مشن پیڈرو آباد سپین کے حوالہ سے ایک فوٹو جس میں احمدیہ جماعت کے آئمہ کرام اور حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی فوٹو چھپی تھی، ایک غلطی کے بارہ میں تحریر کیا تھا۔ وہ غلطی یہ تھی کہ امام صاحب حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کی فوٹو دیوار پر ٹانک رہے ہیں لیکن ان کی اس فوٹو کے نیچے یہ لکھا گیا کہ وہ اپنی فوٹو ٹانک رہے ہیں۔ آپ نے بھی مارچ ۹۰ کا یہ شمارہ دیکھا ہوگا۔ مَیں نے اس غلطی کے بارے میں ریڈرز ڈائجسٹ کی انتظامیہ کو لکھا تھا۔ اور اس کی ایک کاپی آپ کو بھی بھجوائی تھی چنانچہ ریڈرز ڈائجسٹ کی انتظامیہ نے اپنی غلطی مان لی ہے اور ان کے خط کی PHOTO COPY مَیں آپ کو بھی بھجوا رہا ہوں اگر آپ مناسب سمجھیں تو اس غلطی کے بارے میں الفضل میں تحریر کردیں۔ کیونکہ یہ غلطی ایک عالمی رسالے میں ہوئی تھی۔ اور اس کی تردید بھی شائع ہونی چاہیئے۔ تاکہ آئندہ آنے والی نسلیں یہ نہ کہیں کہ کسی نے اس غلطی کو نوٹ نہیں کیا۔ آپ کو معلوم ہی ہے کہ ریڈرز ڈائجسٹ تمام دنیا میں شائع ہوتا ہے اور کروڑوں لوگ اسے پڑھتے ہیں اور ان سب نے احمدیہ مشن سپین کی اس فوٹو کو دیکھا ہوگا۔

امید ہے آپ اس بارے میں ضرور توجہ فرمائیں گے۔ مَیں اپنے خط کا الفضل میں بھی جواب کا منتظر رہوں گا۔

Reader's Digest

READER'S DIGEST ASSOCIATION FAR EAST LIMITED
3, A KUNG NGAM VILLAGE RD., SHAUKIWAN, G.P.O. BOX 497, HONG KONG.
TEL.: 884-5678 CABLE: READIGEST TLX: 74700 DIGST HX FAX: 852-568-9024

Dr. S.A. Akhtar
Sadder Bazar
10 - Civil Lines
Dera-Ghazi-Khan, Pakistan

May 17, 1990

Dear Dr. Akhtar:

We received your letter today regarding an error in a caption in an article, ''A Day in the Life of Spain,'' which appears in our March issue. We checked immediately with our office in Paris, which had verified the caption with the Ahmadia Mission of .... in Cordoba, Spain. On re-checking, our office discovered that the caption was in error.

We most sincerely regret the mistake. We make every effort to print accurate articles and apologize for any displeasure this error causes.

Sincerely,

Eleanor Swink

ELEANOR SWINK
EDITOR-IN-CHIEF, ASIA EDITION

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب کی وفات پر

جماعت احمدیہ کینیڈا کی قرارداد تعزیت

ہم ممبران جماعت احمدیہ کینیڈا صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی ۱۹ ستمبر ۱۹۹۰ء کو افسوسناک وفات پر انتہائی رنج و غم کا اظہار کرتے ہیں۔

آپ حضرت بانیٔ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے پوتے اور حضرت فضل عمر کے بیٹے تھے۔ آپ نے اپنی تمام زندگی جماعت کی خدمت میں گزاری۔ آپ نے چالیس کے دہاکے کے شروع میں پنجاب یونیورسٹی لاہور سے ایم۔بی۔بی۔ایس کی ڈگری حاصل کی اور اس وقت سے اپنی زندگی احمدیت کے لئے وقف کردی۔ حضرت فضل عمر نے ان کو نور ہسپتال قادیان میں میڈیکل آفیسر کے طور پر متعین کیا۔ جہاں آپ برصغیر کی ۱۹۴۷ء میں ہونے والی تقسیم تک خدمات بجا لاتے رہے۔

تقسیم برصغیر کے بعد آپ پاکستان تشریف لے آئے اور لاہور میں جو عارضی ہسپتال قائم کیا گیا تھا۔ اس میں تندہی سے کام کرتے رہے۔

اس وقت ہندوستان میں چونکہ حالات انتہائی مخدوش ہو چکے تھے۔ اس لئے مسلمان پاکستان کو لاکھوں کی تعداد میں ہجرت کر رہے تھے۔ ان میں سے بے شمار لوگ بہت زیادہ بیمار اور زخمی بھی تھے ان دنوں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے اپنے ہسپتال میں آنے والے ہر بیمار سے انتہائی محبت اور شفقت کے ساتھ سلوک کیا اور انتہائی توجہ سے ہر کسی کا علاج کرتے رہے۔

ان غم و اندوہ سے پر ایام میں آپ نے دن رات انتھک محنت سے کام کیا اور اپنے آرام کا کبھی خیال نہ کیا۔

جب جماعت احمدیہ کا ہیڈ کوارٹر ربوہ میں منتقل ہوگیا اور ایک کچے مکان میں ہسپتال قائم کیا گیا۔ تو آپ بھی ربوہ منتقل ہوگئے اور انہی حالات میں کام شروع کر دیا۔ ان شروع کے دنوں میں ربوہ کے چھوٹے سے شہر میں پانی کی بے حد قلت تھی اور جو تھوڑا بہت پانی ملتا بھی تھا وہ کھارا اور انسانی صحت کے لئے مضر تھا۔ اور ان مخدوش حالات میں صحت کے مسائل عام حالات سے بڑھ گئے تھے۔ لیکن پھر بھی محترم صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے کمال جانفشانی اور وقف کی روح کا مظاہرہ کرتے ہوئے ہر مریض کا محبت اور توجہ سے علاج کیا۔ اسی شفقت اور توجہ سے آپ لوگوں میں ہر دلعزیز ہوگئے۔ اور لوگ آپ کی بے حد عزت و تکریم کرتے تھے۔

ربوہ شہر کے قیام کے شروع ہی میں جبکہ حضرت فضل عمر سے لے کر ایک مزدور تک سبھی کچے مکانوں میں رہتے تھے۔ آپ کو اس شہر کی ٹاؤن کمیٹی کے جنرل سیکرٹری کی بھاری ذمہ داری سونپ دی گئی۔ باقی شہر کے مکانوں کی طرح اس وقت کی ربوہ ٹاؤن کمیٹی کا دفتر بھی دو کچے کمروں پر مشتمل تھا۔ جن میں روشنی کا انتظام بھی ٹھیک نہیں تھا۔ آپ ہسپتال کے اوقات کے بعد ان کچے اور تنگ و تاریک کمروں میں بیٹھ کر ٹاؤن کمیٹی کے معاملات کو سلجھایا کرتے تھے اور بعض دفعہ گرمیوں اور سردیوں کے موسموں میں مٹی کے تیل کے لیمپ کی روشنی میں رات گئے تک کام کرتے رہتے اور اس طرح آپ نے لوگوں کی معاشرتی بہبود کے لئے بے حد کام کیا۔

اگرچہ پچاس کے دہاکے کے شروع میں ہی ایک مستقل ہسپتال بنانے کا فیصلہ کر لیا گیا تھا لیکن تقسیم ملک کے بعد جماعت کی کمزور مالی حالت کی وجہ سے اس اہم شعبے کے لئے بھی کافی رقم موجود نہ تھی۔

باقی صفحہ ۸ پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شذرات
نون ۔ سین

اُردو کانفرنس
(بھارت)

برصغیر میں اُردو زبان رائج ہوئے ۹۰۰ سال ہو گئے ہیں اور اب اسکی ۹۰۰ سالہ سالگرہ منانے کیلئے ہندوستان میں اُردو کانفرنس کا انعقاد کیا جا رہا ہے۔ یہ کانفرنس جو تین دن تک جاری رہے گی نئی دہلی میں ۲۸ فروری ۱۹۹۱ئہ کو شروع ہو گی۔ اسکا اہتمام "اُردو کانفرنس" تنظیم نے کیا ہے۔ ایسی ہی ایک کانفرنس ۸ مارچ کو حیدرآباد (ہندوستان) میں بھی منعقد کی جائے گی۔ ان دونوں کانفرنسوں میں اُردو کے شاعر 'مصنف' اور صحافی جو تقریباً ۱۵ ملکوں سے تشریف لائیں گے۔ جن میں امریکہ جاپان اور کینیڈا شامل ہیں، شرکت کریں گے۔

جہاں تک دہلی کی کانفرنس کا تعلق ہے۔

اس میں ایک عالمی سیمینار منعقد کیا جائے گا۔ جسمیں دو قدیم شعراء قلی قطب شاہ اور ولی دکنی پر مقالے پڑھے جائیں گے۔ اور ایک سیشن پاکستان کے مصنف اور شاعر مولانا کوثر نیازی سے متعلق ہوگا۔ کانفرنس کے آرگنائزنگ سیکرٹری مسٹر علی صدیقی اب اسوقت پاکستان میں تشریف رکھتے ہیں۔ ان کی یہاں آمد کی غرض یہاں کے شاعروں مصنفوں اور صحافیوں کو اس کانفرنس میں شرکت کی دعوت دینا اور انہیں اسکی طرف مائل کرنا ہے۔

اس موقع پر ایک موسیقی کا پروگرام بھی عمل میں لایا جائے گا جسے "شب اُردو" کا نام دیا گیا ہے۔ اس پروگرام میں غزل گانے والے پاکستانی گویوں میں سے اقبال بانو اور ملکہ ترنم نورجہاں شرکت کریں گی۔

اس سے پہلے ایسی ہی کانفرنسیں ۱۹۸۶ئہ، ۱۹۸۷ئہ اور ۱۹۸۹ئہ میں منعقد کی جا چکی ہیں۔ جن کی وجہ سے اُردو کو خاصے وسیع حلقے میں پذیرائی حاصل ہوئی۔ نہ صرف ہندوستان میں بلکہ دیگر ممالک میں بھی۔ اے یو سی۔ اُردو بولنے والوں کے حقوق کو قائم کرنے کے لئے ہر ممکن کوشش کر رہی ہے۔ ہندوستان میں تھوڑے سے ہی عرصے میں اُردو کو دوسری زبان کا درجہ دے دیا گیا ہے۔

جہاں تک ٹی وی اور فلم آرٹسٹوں کا تعلق ہے۔ وہ بھی خاصی حد تک اُردو زبان کی توسیع میں مدد دے رہے ہیں۔ مسٹر صدیقی نے دلیپ کمار اور نوشاد کو خراج تحسین پیش کیا کیونکہ یہ دونوں اُردو کی سرپرستی میں پیش پیش ہیں۔ جہاں تک نوشاد کا تعلق ہے انہیں تو کانفرنس کا لائف پریذیڈنٹ بھی بنا دیا گیا ہے۔ اے۔ یو۔ سی۔ اس بات سے متعلق سوچ رہی ہے کہ وہ ۲۵۰ ملین روپے کی لاگت سے ایک اردو میوزیم قائم کرے۔ اس میوزیم میں ایک بہت بڑا کانفرنس ہال ہوگا۔ ایک مرکزی لائبریری ہوگی اور اس کے علاوہ ۱۰۰ کمرے جن میں وفود آکر قیام کر سکیں گے۔ لائبریری میں نصف ملین کتابیں رکھنے کا پروگرام ہے اور یہ کتابیں اسطرح رکھی جائیں گی۔ کہ تحقیق کرنے والوں کو ہر قسم کی آسانی میسر آسکے۔

۲۵۰ ملین روپے جمع کرنے کے لئے مہم جاری کی جا چکی ہے اور امید ہے جلد ہی یہ رقم فراہم ہو جائے گی۔ نظام حیدرآباد کی لائبریری اس لائبریری کے علاوہ ہوگی۔ کہتے ہیں کہ پرنس مکرم جاہ جنکا تعلق حیدرآباد سے ہے نے وعدہ کیا ہے۔ کہ وہ نظام حیدرآباد کی لائبریری کانفرنس کو دے دیں گے۔ لیکن یہ اس وقت کیا جائے گا۔ جب کانفرنس اپنا میوزیم تعمیر کر لے گی۔ اس میوزیم کی دیکھ بھال اور سرپرستی کے لئے ایک ۲۴ رکنی بورڈ مقرر کیا جا رہا ہے جس میں دلیپ کمار۔ مالک رام۔ مجروح سلطان پوری اور اختر الایمان شامل ہو گئے۔ ان کے علاوہ بہت سے ہندو مصنف اور شاعر بھی اسکے ٹرسٹیوں میں شامل ہو گئے۔ اُردو زبان کی تاریخ پیش کرنے کے لئے "ایک دستاویزی" فلم تیار کی جا رہی ہے اس کا سکرپٹ لکھا بھی گیا ہے۔ اور منظور بھی ہو چکا ہے۔ امید کی جاتی ہے کہ اگلے سال جنوری سے یہ کام شروع کیا جا سکے گا۔ مسٹر علی صدیقی نے پاکستانی مصنفین اور شعراء سے اپیل کی ہے کہ وہ ہندوستان میں اُردو کے مفاد کیلئے ہر ممکن کوشش کریں۔

الفضل کا ادارہ تمام احمدی مصنفین شعراء اور صحافیوں سے گذارش کرتا ہے کہ اگر انہیں اس کانفرنس میں کسی رنگ میں بھی شرکت کا موقع ملے تو وہ ضرور شرکت کریں اگر اپنی تخلیقات وہاں پیش کی جا سکتی ہوں تو اسکے لئے بھی ہر ممکن کوشش کی جانی چاہیے۔ اگر اس کانفرنس کے موقعہ پر کوئی کتابی نمائش کا انتظام کیا جائے تو جماعت کے افراد اپنی اپنی کتب یا سلسلے کی کتب وہاں بھیجنے کا انتظام کریں۔ احمدیہ جماعت کو اُردو سے خاص لگاؤ ہے۔ اور جہاں بھی اُردو کی وسعت کیلئے کوشش کی جائے وہاں ہم سب کا فرض ہے کہ ہم پوری طرح ہاتھ بٹائیں۔ خدا کرے کہ یہ کانفرنس کامیاب ہو اور اس سے اُردو کے مفاد کے لئے خاصا کام کیا جا سکے۔

اطلاعات و اعلانات

درخواست دعا

○ احباب کرام سے درخواست ہے کہ تمام طالب علموں کے لئے دعا کریں اللہ تعالیٰ انہیں ان کے امتحانات میں کامیابی عطا کرے۔

○ عزیزہ درشہوار جو دو ماہ کی ہے بخار ہونے اور پھر بخار بگڑ جانے کی وجہ سے استسقاء دماغ کی مرض میں مبتلا ہو گئی۔

○ مکرمہ اہلیہ مجید احمد خان صاحب کی طبیعت بہت خراب ہے۔ ان کی چھوٹی آنت میں سوراخ ہے جس کا آپریشن ضروری ہے۔

○ مکرم محمد عبداللہ جمیر صاحب دار الرحمت غربی ربوہ کا بائیں آنکھ کا سفید موتیے کا آپریشن مورخہ ۷ نومبر کو سرگنگارام ہسپتال لاہور میں ہوا ہے۔ اس سے قبل دو اپریشن کالے موتیے اور ایک سفید موتیے کے لئے ہو چکا ہے

○ محترمہ اللہ جوائی صاحبہ کا آنکھ میں موتیا کا اپریشن مورخہ ۳۰ اکتوبر ۹۰ء کو فضل عمر ہسپتال میں ہوا ہے۔

○ مکرم شیخ نصیر الدین صاحب سابق مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ نیو جرسی امریکہ گلے میں سوزش کی وجہ سے بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔

احباب ان سب کے لئے دعا کریں۔

سانحہ ارتحال

○ مکرم محمد شریف خان صاحب ولد مکرم عبادت علی خان صاحب سابقہ سڑوعہ ضلع ہوشیارپور چک نمبر ۶۰ ج ب شہباز پور تحصیل و ضلع فیصل آباد ۱۸ اکتوبر ۱۹۹۰ء کو برمین شہر جرمنی میں چند دن بیمار رہنے کے بعد اچانک وفات پا گئے۔ ان کی اہلیہ بمعہ بچوں کے جرمنی میں ہی مقیم ہیں۔

○ محترم محمد الیاس خان صاحب ابن محترم ملک عبدالجبار صاحب سابق امیر جماعت احمدیہ ٹوپی مورخہ ۲ نومبر ۹۰ء کو مردان سے راولپنڈی جاتے ہوئے شام چھ بجے نوشہرہ اور جہانگیرہ کے درمیان دو بسوں کے ایکسیڈنٹ میں موقع پر ہی فوت ہو گئے۔ ان کو ان کی آبائی زمینوں شکرئے میں ٹوپی کے نزدیک سپرد خاک کیا گیا۔

○ مکرم قریشی عبدالغنی صاحب (قریشی جنرل سٹور گولبازار ربوہ) ۲۹ اکتوبر صبح ۳ بجے حرکت قلب کے بند ہونے کی وجہ سے انتقال کر گئے۔ موصوف موصی تھے۔ ان کی نماز جنازہ مورخہ ۳۰ اکتوبر صبح ساڑھے آٹھ بجے مکرم مولانا سلطان محمود صاحب انور ناظر اصلاح وارشاد نے بیت المہدی گولبازار ربوہ میں پڑھائی جس میں کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ بعد ازاں بہشتی مقبرہ میں تدفین ہوئی۔ جس کے بعد مکرم حکیم خورشید احمد صاحب صدر عمومی ربوہ نے دعا کرائی۔

احباب دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ ان سب کے درجات بلند کرے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔

اعلان نکاح

○ مکرم منصور احمد زاہد مربی سلسلہ علی پور چٹھہ ضلع گوجرانوالہ کا نکاح ہمراہ محترمہ سلمیٰ پروین صاحبہ بنت محترم حکیم خورشید احمد صاحب صدر محلہ ناصر آباد ربوہ سے محترم صوفی محمد اسحاق صاحب مربی سلسلہ نے مورخہ ۲۷ اکتوبر ۹۰ء کو بعوض بارہ ہزار روپے حق مہر بیت الذکر ناصر آباد میں بعد نماز عصر پڑھایا۔ جملہ احباب سے نکاح کے بابرکت ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

بقیہ: صفحہ ۳ سے آگے

دین و دنیا میں ان کی مانند بلند اور ارفع مقام حاصل کر سکتی ہے۔

اللہ تعالیٰ آپ کی اولاد کو آپ کی قابل قدر خوبیوں کا وارث بنائے اور ان کی بیگم کو اپنے بزرگ میاں کی طرح اولاد کی تعلیم و تربیت کرتے رہنے کی توفیق عطا فرمائے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کھیل اور کھلاڑی

مرتبہ
غلام مصطفیٰ تبسم

یوں تو سیرالیون میں ہمارے تمام احمدیہ سیکنڈری سکولوں میں کھیلوں کا ذوق و شوق پایا جاتا ہے اور طالب علم بڑی دلچسپی سے کھیلوں میں حصہ لیتے ہیں۔ لیکن بو کا احمدیہ سکول کھیلوں میں خاصا مشہور ہے۔ فٹ بال کے میچ تو اکثر جیت کر اس نے دھاک بٹھائی ہوئی ہے اور جب میچ جیت لیا جاتا ہے تمام کھلاڑی اور دیگر طلباء نہایت سریلی آواز میں وطن کے گیت گاتے ہیں۔ جن میں احمدیہ جماعت کی ملکی خدمات کا بھی ذکر ہوتا ہے۔

کیا آپ کے احمدیہ سکول میں حال ہی میں کھیلیں منعقد ہوئی ہیں اگر ہوئی ہیں تو آپ اپنے ہیڈ ماسٹر صاحب کی اجازت سے ان کھیلوں کی رپورٹ ہمیں اشاعت کے لئے ارسال فرمائیں۔ امید ہے اس طرح کھیلنے والوں کی مزید حوصلہ افزائی ہو گی۔ اور وہ کھیل میں دلچسپی بھی زیادہ لیں گے۔ اور جلد ہی بہتر بھی کھیلنے لگیں گے۔ یاد رکھیں ہر اچھے کھیلنے والے کی خواہش یہ ہوتی ہے کہ وہ ایک روز اولمپک میں اپنا کھیل پیش کر سکے۔

نیوزی لینڈ آخر "بی ٹیم" ہی ثابت ہوئی۔ کوئی ایک ٹیسٹ بھی تو نہ جیت سکی "ون ڈیز" میں بھی صرف آخری مقابلہ میں ہی اپنا لوہا منوا سکی۔ حتیٰ کہ ایک روزہ مقابلوں میں کم از کم ایک مقابلہ ہی جیتنے کی آرزو بھی پوری نہ کر سکی دراصل سر رچرڈ ہیڈلے کی ریٹائرمنٹ کے اعلان کے بعد نیوزی لینڈ ٹیم میں کوئی بین الاقوامی قد کاٹھ والا کھلاڑی انہیں میسر نہ آیا جس کے بل بوتے پر پاکستان ایسی شہرت والی ٹیم کا مقابلہ کیا جا سکتا۔ حالانکہ پاکستانی ٹیم کے نامور کھلاڑی بھی۔ کپتان عمران خان۔ ٹیم میں موجود نہ تھے اور وسیم اکرم بھی ایک آدھ میچ کھیلنے کے بعد "ان فٹ" ہو چکے تھے۔ نیوزی لینڈ کی کارکردگی کو سامنے رکھتے ہوئے یہ بات بلا خلاف تردید کہی جا سکتی ہے کہ بقول عمران خان۔ نیوزی لینڈ کی ٹیم محض ایک بی ٹیم ہی تھی۔ عمران خان نے جو کچھ اپنے پہلے بیان میں کہا تھا وہ بالکل صحیح نکلا۔ لیکن جن حالات میں وہ بیان ہمارے سامنے آیا بعض لوگوں نے اسے عمران خان کے اس سیریز میں دستیاب نہ ہونے کا ایک "کمزور عذر" قرار دیا۔ اور اس وقت ایک تاثر یہ بھی سامنے آیا کہ چونکہ عمران خان انگلستان جا رہے ہیں کینسر کے مجوزہ ہسپتال کے لئے فنڈ جمع کرنے کی مہم کے سلسلہ میں اس لئے پاکستان کی نمائندگی نہ کرنے کے لئے ایک بہانہ بنا رہے ہیں۔ بہرحال عمران پاکستان سے باہر رہے اور نیوزی لینڈ کا دورہ رواں دواں رہا۔ اور اس حقیقت کی نمائش ہوتی رہی کہ نیوزی لینڈ کی ٹیم۔ پاکستان کی ٹیم کے مقابلہ میں بہت ہی کمزور ہے۔ اس کے کھلاڑیوں میں سوائے مارٹن کرو کے کوئی بھی پاکستان کے تجربہ کار اور آزمودہ کھلاڑیوں کا ہم پلہ نہ تھا۔ اور بولنگ میں تو پاکستانیوں کی "تیز بیٹری" کے مقابلہ میں ان کی پوزیشن بہت ہی ناقص اور کمزور تھی ان کے لئے وقار یونس۔ منظور الٰہی اور ذاکر کی تباہ کن گیندوں کا سامنا کرنا کار دارد والا معاملہ تھا۔ دراصل تیز رفتار بولنگ ہی ایک ایسا شعبہ ہے جس کی دنیا بھر میں برتری کا دعویٰ کرنے میں ہم حق بجانب ہیں۔

نیوزی لینڈ کے مقابلہ سے دوچار ہونے کے معاً بعد ہم دنیا کی مسلمہ طور پر بہترین۔ کم از کم اوپر کی دو میں شامل ٹیم ویسٹ انڈیز سے پنجہ آزمائی کر رہے ہیں۔ ویسٹ انڈیز نے جمعہ کے روز پہلا ایک روزہ میچ کراچی میں کھیلا دوسرا لاہور اور تیسرا ملتان میں ہوا۔ اس کے بعد باقاعدہ ٹیسٹ میچوں کا سلسلہ شروع ہو جائے گا۔ پہلا کراچی میں۔ دوسرا فیصل آباد اور تیسرا لاہور میں۔ عمران خان نے بورڈ کو اطلاع دے دی تھی کہ وہ ویسٹ انڈیز کے خلاف میچ کھیلنے کے لئے دستیاب ہوں گے۔ بلکہ انہوں نے سپورٹس مین سپرٹ کا اظہار کرتے ہوئے یہ بھی کہہ دیا تھا کہ وہ نیوزی لینڈ کے خلاف کپتانی کرنے والے اپنے حلیف میانداد کے ماتحت کھیلنے کو بھی تیار ہیں۔ جب میں نے یہ خبر پڑھی تو میرے دل میں خیال پیدا ہوا کہ کاش۔ میاں داد بھی ایسے ہی وسعت قلبی کا ثبوت دیتے ہوئے یہ اعلان کر دیں کہ وہ عمران خان کے ماتحت کھیلنے کو تیار ہیں اور اس طرح کپتانی کا مسئلہ خوش اسلوبی سے حل ہو جائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا۔ البتہ چند روز ہوئے معروف لیگ سپنر۔ عبدالقادر۔ کا ایک تیز و تند بیان شائع ہوا کہ انہیں فیصل آباد ٹیسٹ میں شامل کیوں نہ کیا گیا۔ وہ سمجھتے ہیں کہ ان سے دھوکہ کیا جا رہا ہے اور ایک سازش کے ماتحت انہیں ٹیم سے باہر رکھا جا رہا ہے۔ اس کا جواب سلجھی ہوئی زبان اور انداز میں مینیجر انتخاب عالم کی آواز کی طرح دھیما لیکن مبنی بر حقائق رد عمل کے طور پر اخبار میں آیا جس میں انہوں نے لکھا کہ کھیل میں شخصیت کے مقابلہ میں اس کی ضرورت اور کارکردگی انتخاب کا اصل معیار ہوا کرتی ہے۔ کسی کھلاڑی کو یہ حق نہیں کہ وہ سلیکشن بورڈ کے مقابلہ میں محاذ آرائی شروع کر دے۔ ملک کے مفاد میں جس کھلاڑی کو کھلانا۔ پیچ کی حالت کے پیش نظر۔ مناسب نہ سمجھا جائے اس کو جز بز ہونے کی ضرورت نہیں۔ عمران خان کی دوستی پر عبدالقادر کو ناز ہے اور عام تاثر یہ تھا کہ وہ انہیں فارغ کرنے کے حق میں نہیں۔ ان کا خیال ہے کہ عبدالقادر ہمارے "ٹرمپ کارڈ" ہیں اور CRISIS کے وقت کام آتے ہیں۔ اگرچہ خاکسار جسنے سالہا سال اونچے لیول پر کرکٹ کھیلی اور دیکھی ہے، کے نزدیک عبدالقادر ایک مہنگے بولر ہیں۔ وکٹ لینے کی موہوم امید کی خاطر انہیں ون ڈے بولر کے طور پر استعمال نہیں کیا جا سکتا۔ عبدالقادر کا ایک روپ مشتاق کے رنگ میں ابھر آیا ہے۔ اس کا وجود یقیناً نعم البدل ثابت ہو گا۔ عبدالقادر بہت کھیل چکے اور اب تو شاید ان کی سبکدوشی ایک عرصہ سے OVER DUE ہے۔

یہ عمل میں آجائے تو معمول کی کارروائی ہو گی۔

ہمارے بلے بازوں میں سعید انور کی شمولیت بیٹنگ لائن میں ایک قابل قدر اضافہ ہو گا۔ اسی طرح زاہد فضل کی صلاحیتوں کو ویسٹ انڈیز کے خلاف اجاگر ہونے کا موقع دینا بھی قومی ضرورت ہے۔ دریں اثناء پاکستان ٹیم کا انتخاب آسان نہ ہو گا بایں ہمہ یہ پہلو خوش آئند ہے کہ ہمارے پاس ماشاء اللہ ویسٹ انڈیز کے تیز بالروں کا موثر مقابلہ کرنے کے لئے نوجوان کھلاڑی سامنے آ رہے ہیں جب میں یہ سطور لکھ رہا ہوں۔ ہمارے نامور کھلاڑی اور دنیا کے تیز ترین بالروں میں شمار ہونے والے وسیم اکرم جسمانی طور پر فٹ نہیں۔ خدا کرے جلد مکمل طور پر صحتیاب ہو کر میدان میں آجائیں۔ میں نے اپنے ہمعصر اور کالج کے زمانہ کے تیز باؤلر۔ نثار۔ (شیخ محمد نثار۔ جن کا بعد میں دنیا کے تیز ترین باؤلرز میں شمار ہوا) اپنی کپتانی میں ان کو شہرت کے منازل طے کرنے میں مدد دی لیکن اصل وصف باؤلر کا۔ بال پر کنٹرول حاصل کرنا ہے جب تک یہ ملکہ حاصل نہ ہو۔ وہ ملک کے لئے مفید رول ادا نہیں کر سکتا۔

ویسٹ انڈیز کے پاس طوفانی باؤلروں کی ایک کھیپ موجود ہے اور وہ فیلڈ کے مطابق گیند پھینکتے ہیں اور یہ صفت ہم میں نہیں۔ جمعہ والے میچ میں جو معرکہ آرائی ہوئی اس نے اس حقیقت کو اجاگر کر دیا۔

یہ الگ بات ہے کہ قسمت نے ہماری یاوری کی اور ہم پہلا مقابلہ 6 رنز سے جیت گئے۔ ایک مرحلہ پر تو جب رچرڈسن اور ہینز بیٹنگ کر رہے تھے اور مشترکہ طور پر سوا سو سے زائد بنا چکے تھے۔ تو مقابلہ ان کے حق میں جاتا دکھائی دے رہا تھا۔

عمران خان نے اپنی صلاحیتوں کا لوہا پھر منوا لیا۔ وقار یونس نے عمدہ کارکردگی کی بناء پر "مین آف دی میچ" کا اعزاز حاصل کیا۔ اور عمران کے علاوہ رمیض راجہ اور سلیم ملک نے بھی نصف سنچریاں بنائیں۔ البتہ میاں داد ابھی تک ناموری کے میدان سے دور پڑے ہیں۔

اتوار کو جو ون ڈے لاہور میں کھیلا گیا۔ وہ پاکستان نے 5 وکٹوں سے جیت لیا۔ ویسٹ انڈیز نے 177 رنز کئے۔ اور پاکستان نے یہ ہدف 5 وکٹوں کے نقصان پر پورا کر لیا۔ اس میچ میں شاندار بیٹنگ کرنے پر سلیم ملک کو "مین آف دی میچ" قرار دیا گیا۔ اس نے 92 رنز بنائے اور "ناٹ آؤٹ" رہے۔ کپتان عمران خان نے بہت عمدہ اننگز کھیلی اور پہلے جاوید میاں داد اور پھر سلیم ملک کے ساتھ کامیاب شراکت کی اور اس طرح پاکستان نے ون ڈیز کی موجودہ سیریز جیت لی۔ تیسرا میچ ملتان میں ہو گا۔

براہ کرم اس بات کو مدنظر رکھیں کہ جب بھی آپ دفتر وصیت سے خط و کتابت کریں یا چندہ حصہ آمد و حصہ جائیداد جمع کرائیں تو وصیت نمبر ضرور لکھا کریں۔ اسی طرح جب آپ کا پتہ تبدیل ہو تو نئے ایڈریس سے دفتر وصیت کو فوری آگاہ کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بقیہ: صٓ ۵ سے آگے

لیکن جماعت کی معمولی امداد کے علاوہ اس اہم کام کے لئے صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب نے ذاتی طور پر رقم جمع کرنے کی مہم شروع کر دی۔ اللہ تعالیٰ نے ان کی کوششوں میں برکت ڈالی اور فیاض اور ہمدرد لوگوں نے دل کھول کر اس رفاہ عامہ کے کام میں حصہ لیا اور حضرت فضل عمر نے اس ہسپتال کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس ہسپتال کا نام فضل عمر ہسپتال رکھا گیا۔ آج یہ ہسپتال ان کی یاد تازہ کر رہا ہے اور جس طرح سے ربوہ اور اس کے نواح کے لوگوں کی یہاں سے خدمت کی گئی ہے اس کی بھی یاد دلاتا ہے۔

یہ بات بہت عجیب اور ایک خوش نصیبی کی بھی علامت تھی کہ وہ مبارک جگہ جہاں حضرت فضل عمر نے ربوہ میں سب سے پہلی دفعہ اپنی آمد پر قیام کیا اس ہسپتال کے حصے میں آئی۔ یہی وہ بے آب و گیاہ ریتلا اور کلر زدہ قطعہ زمین تھا جس پر حضرت فضل عمر نے اس شہر کا بنیادی پتھر نصب کیا۔ جس کو بعد میں احمدیت کی ترقی کے لئے بین الاقوامی مرکز بننا مقدر تھا۔ اس جگہ پر مرزا منور احمد صاحب نے ایک چھوٹی سی مگر بہت ہی خوبصورت بیت الذکر بنوائی اور اس کا نام یادگار (بیت الذکر) رکھا۔ آپ اسی بیت الذکر میں اپنے ہسپتال کی ڈیوٹی کے دوران نمازیں پڑھا کرتے تھے۔

۱۹۵۴ء میں حضرت فضل عمر پر ایک متعصب مذہبی مخالف نے قاتلانہ حملہ کیا جس کے نتیجے میں حضرت فضل عمر کی صحت جلد جلد گرنے لگی۔ حضور کو علاج کی غرض سے ۱۹۵۵ء میں یورپ جانا پڑا۔ حضور کے اس یورپ کے سفر میں صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کو بھی آپ کے ساتھ بطور ذاتی معالج جانے کی سعادت نصیب ہوئی۔

آپ کو نائب صدر مجلس خدام الاحمدیہ کے طور پر بھی خدمات بجا لانے کی توفیق ملی۔

اور آپ نے اس عظیم ذمہ داری کو بھی انصار میں داخل ہونے تک بخیر و خوبی نبھایا۔ آپ کی زبردست اور فعال قیادت میں مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ نے ترقی کی کئی منازل طے کیں۔

یہ بات سب لوگوں کے علم میں ہے کہ آپ اپنی نمازیں ہمیشہ بیت الذکر میں باجماعت ادا کرنے کا اہتمام کرتے تھے۔ چلچلاتی دھوپ یا شدید سردی میں بھی آپ ادائیگی نماز باجماعت کے لئے چل کر بیت الذکر پہنچتے۔ آپ ایک وجیہہ شخصیت کے مالک تھے اور ہر ملنے والے کے ساتھ خوش مزاجی سے ملتے اور اس طرح ہر کسی کا دل جیت لیتے۔

ہر وہ فرض جو آپ کی زندگی میں آپ کو ادا کرنے کے لئے سونپا گیا آپ نے کمال دیانت داری، تندہی اور قابلیت سے اسے ادا کیا۔ اپنے تمام روزانہ کاموں کے بعد آپ کا بیشتر وقت ذکر الٰہی میں گزرتا۔

آپ کی موت سے ہم سے ایک ایسا وجود جدا ہو گیا ہے جس نے اپنی تمام زندگی خدا کی عبادت اور انسانیت کی خدمت میں صرف کی۔ دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کے درجات بلند کرے اور جنت میں آپ کو اعلیٰ مقامات عطا فرمائے۔ ہم اپنے پیارے آقا اور ان کے بھائی سیدنا حضرت امام جماعت احمدیہ (الرابع) اور ان کے بڑے بھائی صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب اور ان کے دوسرے بھائیوں، ان کی حرم محترم، ان کی بیٹیوں اور بیٹوں سے اپنے عاجزانہ اور مخلصانہ جذبات تعزیت کا اظہار کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے مزید دعا ہے کہ وہ سب کو یہ صدمہ عظیم صبر جمیل سے برداشت کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔

روحانی خزائن اور انصار اللہ

تمام انصار جائزہ لیں کہ ان کے گھر میں روحانی خزائن میں سے کون کون سی کتب موجود ہیں۔ یہ کتب گھر کے ہر فرد کو روزانہ زیر مطالعہ رکھنی چاہئیں

خبریں

ملکی خبریں

○ سات دن سے جاری ملک گیر ٹرانسپورٹ کی ہڑتال ختم کرنے کا اعلان کر دیا گیا ہے۔ حکومت کے نمائندوں نے ٹرانسپورٹ اور ڈرائیوروں کے نمائندوں سے مذاکرات کے بعد قصاص اور دیت آرڈی ننس کی بعض شقوں کو ختم کرنے پر آمادگی ظاہر کی ہے۔ تاہم دونوں طرف سے اعلان کیا گیا ہے کہ شریعت پر عمل درآمد کے سلسلے میں کسی کو کوئی اعتراض نہیں۔

○ صدر اسحاق نے ٹوکیو میں انڈونیشیا، بنگلہ دیش، برونائی، جرمنی اور سینیگال کے صدروں سے ملاقات کی۔

○ مزید عالمی لیڈروں نے وزیر اعظم محمد نواز شریف کو مبارک باد کے پیغامات بھیجے ہیں ان میں برطانیہ، ملائشیا اور متحدہ عرب امارات کے وزرائے اعظم اور انڈونیشیا اور متحدہ عرب امارات کے صدر شامل ہیں۔

○ صوبہ سرحد میں ۱۴ رکنی کابینہ نے حلف اٹھا لیا ہے۔

○ جمعیت العلمائے اسلام کے سربراہ مولانا فضل الرحمٰن نے کہا ہے کہ پہلے اکبر بگٹی کو وزیر اعلیٰ بننے سے روکنے کیلئے اسمبلی توڑ دی گئی اب شاید اسلئے توڑ دی جائے کہ اکبر بگٹی وزیر اعلیٰ نہیں بن رہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ جام صادق علی نے کہا ہے کہ اگر تین ماہ تک سندھ میں امن قائم نہ کر سکا تو مستعفی ہو جاؤں گا۔

○ کوئٹہ سے ڈیڑھ سو کلومیٹر دور ڈیرہ مراد جمالی میں بابری مسجد کے بارے میں جلوس پر پولیس کی فائرنگ سے ایک شخص ہلاک اور تین زخمی ہو گئے۔

○ امریکی اخبارات نے لکھا ہے کہ پاکستان ایٹم بم بنا چکا ہے اور چند سال تک اس کے پاس ایٹمی ہتھیاروں کا اسلحہ خانہ ہو گا۔

غیر ملکی خبریں

○ چین کے وزیر خارجہ عراق کے صدر صدام حسین اور وزیر خارجہ طارق عزیز سے بات چیت کرنے کے بعد سعودی عرب پہنچ گئے ہیں۔ چینی وزیر خارجہ نے کہا کہ ان کا ملک عرب سربراہ کانفرنس بلانے کی حمایت کرتا ہے۔

○ فلسطینی لیڈر مسٹر یاسر عرفات نے خلیج کے مسئلے پر غور کیلئے عرب سربراہ کانفرنس بلانے کی حمایت کی ہے۔

○ چینی وزیر خارجہ نے اس سوال کا جواب دینے سے انکار کیا ہے کہ ان کا ملک خلیج میں فوجی کارروائی کیلئے اقوام متحدہ کی سلامتی کونسل میں امریکی قرارداد کا ویٹو کرے گا یا نہیں۔

○ خلیج تعاون کونسل کے سیکریٹری جنرل نے کہا ہے کہ اب خلیج میں جنگ ناگزیر ہو گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ خلیج کے مسئلے کا کوئی جزوی حل قابل قبول نہیں ہو گا۔

○ جنوبی کوریا کے دارالحکومت سیول میں ہزاروں کارکنوں اور طلبا نے حکومت کے خلاف مظاہرہ کیا وہ ۲۰ سال قبل حکومت کیخلاف خود کو آگ لگا کر مر جانیوالے ایک شخص کی یاد میں جلسہ کرنا چاہتے تھے۔ پولیس نے مظاہرین پر آنسو گیس پھینکی اور لاٹھی چارج کیا جواب میں مظاہرین نے پولیس پر پٹرول بم پھینکے اور لوہے کی سلاخوں سے پولیس والوں کو زخمی کر دیا۔

○ فرانس میں ہائی سکولوں کے دو لاکھ طلباء نے بہتر شرائط تعلیم کے لئے مظاہرہ کیا۔ انہوں نے متعدد کاروں کو آگ لگا دی اور دکانوں کو لوٹ لیا۔ فرانس کے دوسرے شہروں میں بھی طلبا کے مظاہرے ہو رہے ہیں۔

نرینہ اولاد سے محروم۔ بے اولاد
اٹھرا۔ سوکھا۔ گرمی۔ گیس
کا
علاج کرنے والے

سنہ ۱۹۱۱ء سے مصروف خدمت
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
حکیم عبدالحمید اعوان (پرنسپل)
ابن
حکیم نظام جان
چوک گھنٹہ گھر گوجرانوالہ۔ پوسٹ بکس ۱۹۰۔ فون ۷۴۸۴۴ ـــ ۰۴۳۱ ـــ ۷۶۴۹۷

برانچیں
ربوہ: اقصیٰ چوک نزد لیٹر بکس
ملتان: نزد پرانی کوتوالی حضوری باغ روڈ
چوک قلعہ کالروالہ: تحصیل پسرور ضلع سیالکوٹ
کراچی: محمود آباد ۳ نزد شبینہ ڈاکخانہ

خواتین کیلئے انتظام کیساتھ